سات رہنما اصول (حصہ اول)

تقویٰ (فوائد اور حصول کا طریقہ)



✍ متکلم اسلام شیخ طریقت مولانا محمد الیاس گھمن

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا
پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ کرم کیا کہ قرآن کریم نازل فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک فرامین و ارشادات ہم تک پہنچائے جن کی بدولت ہم ہمیشہ کی ناکامی اور عذاب سے بچ کر ابدی کامیابی اور انعام کے مستحق بن سکتے ہیں۔ اب یہ ہم پہ ہے کہ ہم کیا کرتے ہیں آیا قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزار کر کامیابیاں حاصل کرتے ہیں یا قرآن و سنت سے منہ موڑ کر ناکامی کی طرف جاتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اچھی بات کی نشاندہی فرمادی ہے تاکہ ہم اسے کریں اور بری باتوں کی بھی نشاندہی فرمادی ہے تاکہ اس سے بچیں۔

درج ذیل روایت اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے چند رہنما اصول اور ان کے فوائد ذکر فرمائے ہیں۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ إِلَى أَنْ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي. قَالَ: أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ أَزْيَنُ لِأَمْرِكَ كُلِّهِ۔ قُلْتُ: زِدْنِي! قَالَ: عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ وَنُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ. قُلْتُ: زِدْنِي! قَالَ: عَلَيْكَ بِطُولِ الصَّمْتِ فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ. قُلْتُ: زِدْنِي! قَالَ: إِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحِكِ فَإِنَّهُ يُمِيتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُورِ الْوَجْهِ. قُلْتُ: زِدْنِي! قَالَ: قُلِ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا۔ قُلْتُ: زِدْنِي! قَالَ: لَا تَخَفْ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ. قُلْتُ: زِدْنِي! قَالَ: لِيَحْجِزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ.

شعب الایمان للبیہقی، فصل فی فضل السکوت عن کل مالا یعنیہ، حدیث نمبر 4592

ترجمہ: حضرت ابوذر غِفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ہر حال میں اللہ کی نافرمانی سے بچنے کا تاکیدی حکم دیتا ہوں کیونکہ یہی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے تمہارے سارے کام اچھے طریقے سے انجام کو پہنچیں گے۔ میں نے عرض کی: مزید نصیحت فرمائیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ کا ذکر خوب کیا کرو کیونکہ ان کی وجہ سے آسمانوں میں تمہارا اچھا تذکرہ ہو گا اور زمین میں تمہیں نورِ ایمانی عطا کیا جائے گا۔ میں نے عرض کی: مزید نصیحت فرمائیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم زیادہ خاموش رہا کرو کیونکہ یہی چیز شیطانی حملوں سے بچانے والی ہے اور دینی امور میں تمہاری مددگار ہو گی۔ میں نے عرض کی: مزید نصیحت فرمائیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت زیادہ ہنسنے اور ہنسانے سے بچو کیونکہ یہ چیز دل کو مردہ کر دیتی ہے اور چہرے کی رونق کو ختم کر دیتی ہے۔ میں نے عرض کی: مزید نصیحت فرمائیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سچی بات کہو خواہ وہ کڑوی ہی کیوں نہ لگے۔ میں نے عرض کی: مزید نصیحت فرمائیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کسی ملامت اور طعن و تشنیع کی پرواہ نہ کرو۔ میں نے عرض کی: مزید نصیحت فرمائیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے عیوب تلاش کرنے سے بچو اور اپنی کوتاہیوں پر نظر رکھو۔

حدیث مبارک میں زندگی گزارنے کے سات رہنما اصول بیان کئے گئے ہیں ان میں سے ہر ایک کو قدرے تفصیل کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔

1... تقویٰ:

سب سے پہلے تو یہ سمجھ لیجیے کہ تقویٰ کسے کہتے ہیں؟ تقویٰ کا مطلب ہوتا ہے اللہ کی نافرمانی سے ہر حال بچنا۔ یہی وہ وصف ہے کہ جب انسان میں آجاتا ہے تو انسان صحیح معنوں میں انسان کہلانے کا مستحق بن جاتا ہے، اسی کی بدولت وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانیوں سے خود کو بچاتا ہے، یہاں تک کہ وہ تنہائی میں بھی حرام اور گناہوں سے بچنے کی پوری کوشش کرتا ہے اگر گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کرتا ہے۔ معلوم ہوا کہ گناہ نہ کرنے والا بھی متقی ہے اور گناہ کر کے توبہ کرنے والا بھی متقی ہے۔ جب یہ بات دل میں بیٹھ جائے گی تو انسان دوسروں کے عیوب تلاش کرنے سے باز آجائے گا اس لیے کہ جب آپ کسی کو گناہ کرتے دیکھیں تو خود کو یہ سمجھائیں کہ یہ ابھی گناہ کر رہا ہے لیکن بعد میں توبہ کر کے متقی بن جائے گا جیسے میں پہلے گناہ کیا کرتا تھا اور اللہ کی توفیق سے توبہ کر کے اسے چھوڑ دیا تو یہ بھی چھوڑ دے گا اس سے گناہ گار کی نفرت دل میں نہیں آئے گی۔ باقی رہا آدم بے زاری، ترک دنیا اور خدائی نعمتوں سے روگردانی کرنا ایسا خود ساختہ عبادت کا طریقہ ہے جس کی قرآن سے بھرپور مذمت کی ہے۔ اس کو تقویٰ کا عنوان دینا غلط ہے۔

تقویٰ کے چھ فوائد:

پہلا فائدہ: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا

سورۃ الانفال، آیت نمبر 29

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈروگے تو اللہ تمہیں نور باطن عطا فرمائیں گے جس کی وجہ سے تم حق وباطل میں فرق کر سکو گے۔

حق و باطل کے درمیان فرق کرنا اتنا ضروری ہے کہ شریعت میں اس بارے انسان کو یہ دعا سکھلائی گئی ہے: اَللّٰھُمَّ أَرِنَا الْحَقَّ حقًّا وَأرزقنا اِتِّبَاعَهُ، وَأَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَأرزقنا اجْتِنَابَہُ۔

ترجمہ: اے اللہ ہمیں حق کا راستہ دکھا اور اس پر چلنے کی توفیق عطا فرما اے اللہ ہمیں باطل کا راستہ سجھا اور اسے بچنے کی توفیق عطا فرما۔

دوسرا فائدہ: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا

سورۃ الطلاق، آیت نمبر 2

ترجمہ: اور جو شخص خدا خوفی کرے گا (اس پر جب کوئی مصیبت آئے گی تو) اللہ اسے نکلنے کا راستہ عطا فرمادیں گے۔

آج ہر شخص پریشان حال ہے مصائب و مشکلات کا شکار ہے اور اللہ تعالیٰ مصائب سے بچنے کا آسان نسخہ بتلارہے ہیں کہ اللہ کی نافرمانیوں سے خود کو بچالو اگر گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کرو اللہ تمہیں مشکلات و مصائب سے بچالیں گے۔ یہ وہ بات ہے جس کی ہمارے اسلامی معاشرے میں ہر شخص کو ضرورت ہے۔

تیسرا فائدہ: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

سورۃ الطلاق، آیت نمبر 3

ترجمہ: اللہ اس کو وہاں سے رزق دیں گے جہاں سے اس کو رزق آنے کا گمان

بھی نہیں ہو گا۔

آج ہمارے معاشرے کا سب سے بڑا المیہ یہی ہے لوگ روزی کی خاطر دیس بدیس کے دھکے کھا رہے ہیں، حلال و حرام کا فرق بھلا بیٹھے ہیں، جائز ناجائز کی تمیز ختم کر بیٹھے ہیں۔ حرام طریقوں سے حلال مال کمایا جارہا ہے۔ چوری، ڈکیتی، لوٹ کھسوٹ، رشوت، سود سب کچھ کر رہے ہیں صرف روزی کے لیے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس رزق کا مدار تقویٰ پر رکھا ہے کہ تم اللہ کی نافرمانیوں سے خود کو بچاؤ اللہ تمہیں رزق کی پریشانیوں سے بچائے گا۔

چوتھا فائدہ: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا

سورۃ الطلاق، آیت نمبر 4

ترجمہ: جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کی مشکلات کو آسان فرمادیتے ہیں۔

آج ہمیں جو قدم قدم پر مشکلات کا سامنا ہے اس کا حل اللہ کریم نے تقویٰ کو قرار دیا ہے۔ یہ درست ہے کہ انسان محنت کرے بلکہ خوب محنت کرے مشکلات سے بچنے کے لیے تدابیر اختیار کرے لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ مشکل آسان تب ہوتی ہے کہ جب انسان تقویٰ اختیار کرتا ہے۔ تقویٰ کے بغیر مشکلات وقتی طور پر کم ضرور ہوتی ہیں لیکن ختم اور آسان نہیں ہوتیں۔ مشکلات کا حل تقویٰ اختیار کرنے میں ہے۔

پانچواں فائدہ: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ

سورۃ الطلاق، آیت نمبر 5

ترجمہ: جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔

زندگی میں انسان صحیح عقائد کے ساتھ نیک عمل کرے تو اللہ اس پر ثواب جبکہ برے عمل پر عذاب دیں گے یہ اللہ کا قانون عدل ہے۔ ہم میں سے ہر شخص اپنے اپنے گریبان میں جھانکے تو اسے معلوم ہو گا کہ وہ خود کتنا گناہ گار ہے اب اللہ اپنے قانون عدل کی وجہ سے اس پر سزا و عقاب اور عذاب و عتاب دیں تو یہ بات بالکل برحق ہے۔ لیکن اللہ کا قانون کرم یہ ہے کہ جو شخص دل میں اللہ کا ڈر رکھتے ہوئے گناہوں سے باز آجائے یا گناہ ہونے کے بعد توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں یعنی کل قیامت کو اسے ان گناہوں کی سزا نہیں ملے گی۔ معلوم ہوا کہ تقویٰ کے عموم میں توبہ بھی شامل ہے۔ کتنی خوش نصیبی کی بات ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کر لے اور اللہ سے اپنے گناہوں کو معاف کرا کے جنت میں داخل ہو جائے۔

چھٹا فائدہ: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا

سورۃ الطلاق، آیت نمبر 5

ترجمہ: اور (آخرت میں) اللہ اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے تقویٰ پر ملنے والے ایک انعام کا تذکرہ درج بالا الفاظ میں فرمایا ہے کہ متقی کو مرنے کے بعد روز محشر بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔ ایک بات ہمیں ہر وقت ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ دنیا چند دن کا کھیل ہے جو دن بدن اختتام کی طرف بڑھ رہا ہے۔ یہاں کی مشکلات عارضی اور وقتی ہیں اور یہاں کی خوشیاں بھی دائمی نہیں۔ اس لیے مسلمان کی نظر ہمیشہ آخرت پر ہونی چاہیے

دنیاوی مشکلات اور خوشیوں کی وجہ سے آخرت کو داؤ پر نہیں لگانا چاہیے۔

متقی کیسے بنیں؟

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

سورۃ التوبۃ، آیت نمبر 119

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔

ان لوگوں کے ساتھ رہو جو تقویٰ میں سچے ہیں اللہ تمہیں بھی تقویٰ عطا فرمادیں گے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ اپنی زندگی کے اکثر اوقات متقین لوگوں کے ساتھ گزارنے سے اللہ تقویٰ جیسے دولت عطا فرماتے ہیں علامہ سید محمود آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خَالِطُوْهُمْ لِتَكُوْنُوْا مِثْلَهُمْ ان کے ساتھ اتنا زیادہ رہو کہ تم بھی ان جیسے بن جاؤ۔ محض اتفاقاً کبھی کبھار ان کے پاس آنے جانے سے وہ فائدہ نہیں جو ملنا چاہیے یہ ٹھیک ہے کہ کبھی کبھار بھی آنا جانا فائدے سے خالی نہیں۔ بقول شاعر

یک زمانہ صحبتے با اولیاء

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اللہ تعالیٰ تقویٰ والی زندگی عطا فرمائے اور سچے متقیوں کی صحبت نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامی الکریم

والسلام



خانقاہ چشتیہ شاہ عالم سلنگور، ملائیشیا

جمعرات، 22 اگست، 2019ء